سیرت خلیل علیہ السلام

(خاکسار ایڈیٹر کے زمانہ طالبعلمی کی ایک پرانی نظم ہے جو ذی الحجہ کی مناسبت سے اشاعت پذیر ہے)

ملا کرتے نہیں رتبے کبھی بازو کی قوت سے
یہ وہ فیضان باری ہی جو ہو جاتا ہے قسمت سے

نہ گھبراؤ کہ عزت کی علامت آزمائش ہے
خدائی جانچ ہوتی ہے تو بندے کی کرامت سے

چمن میں جلوۂ گل ہے تو کانٹوں کی اذیت بھی
گذرتا ہے زمانہ رنج و غم سے عیش و عشرت سے

وہ ابراہیم ساگل بھی تو زیر خارِ آذر تھا
کبھی اسکو ہی پوچھا باغبانِ باغِ فطرت نے

خلیل اللہ نے اصنام کے خرمن جلا ڈالے
یہ وہ تھی برقِ یزدانی جو کوندی جوشِ وحدت سے

ہوئے وہ منتخب در محترم بندوں میں جب آئے
تو منھ موڑا وطن سی اور پھر والد کی الفت سے

نہاں اس خانہ ویرانی میں کیسا درس عبرت ہے
کہ تھی امید انکو صرف اک خالق کی رحمت سے

خدا کا حکم تھا نورِ نظر کو ذبح کر ڈالو
کیا خوش ہو کے پورا جاودانی زور ہمت سے

خدا کے ماسوا غیروں کی پوجا کب گوارا تھی
تبر لیکر بتوں کو توڑ ڈالا اپنی قوت سے

خدائی کا کیا جب ادعا نمرود سرکش نے
اسے مبہوت و حیراں کر دیا علمی فصاحت سے

بالآخر آتش سوزاں میں وہ ڈالے گئے لیکن
خدا نے کر دیا آتش کو گلشن فرط رحمت سے

سبق توحید کا اور حلم کا لیتے رہو ناظم
خلیل اللہ کی اور اپنے پیغمبر کی سیرت سے

ناظم صدیقی